سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

منگل،12-مارچ2019

(یوم الثلاثہ،4-رجب المرجب1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 15

967

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ12-مارچ2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019

1. Mr Ghazanfar Abbas, MPA (PP-91). 2. Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani, MPA (PP-92). 3. Agha Ali Haidar, MPA (PP-134). 4. Mian Muhammad Shoaib Owaisi, MPA (PP-252). 5. Syed Usman Mehmood, MPA (PP-264).	To move that leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019.
1. Mr Ghazanfar Abbas, MPA (PP-91). 2. Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani, MPA (PP-92). 3. Agha Ali Haidar, MPA (PP-134). 4. Mian Muhammad Shoaib Owaisi, MPA (PP-252). 5. Syed Usman Mehmood, MPA (PP-264)	To introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019.

968

حصہ دوئم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 5-مارچ2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- **محترمہ خدیجہ عمر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ40 کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔

2- **محترمہ نیلم حیات ملک:** اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ان ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔

3- **محترمہ شعوانہ بشیر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبالؒ کو تعلیمی نصاب کا لازمی جُز قرار دیا جائے۔

4- **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں مدر کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نومولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔

5- **جناب محمد صفدر شاکر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ 90ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔

6- **سیدہ زہرا نقوی:** ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کونسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے، جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی و استحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سرانجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تاکہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔

969

7- **محترمہ شاہدہ احمد:** اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹروبس، سپیڈوبس) میں کرایہ سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

8- **محترمہ خدیجہ عمر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔

9- **جناب محمد صفدر شاکر:** یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔

10- **محترمہ فرح آغا:** یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔

11- **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

12- **محترمہ حنا پرویز بٹ:** پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔

970

(موجودہ قراردادیں)

1۔ جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

2۔ محترمہ نیلم حیات ملک: یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔

3۔ جناب صہیب احمد ملک: یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔

4۔ محترمہ کنول پرویز چودھری: یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

5۔ محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بھارتی جیلوں میں قید مسلمانوں پر ہندو انتہا پسندوں کے حملوں میں ہونے والی ہلاکتوں پر انتہائی دُکھ اور تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ بھارت قیدیوں کے تحفظ میں ملکی و بین الاقوامی قوانین کی پاسداری میں نہ صرف بری طرح ناکام ہو چکا ہے بلکہ مودی حکومت بھارتی جیلوں میں مسلمان قیدیوں پر حملے کرانے کی ذمہ دار ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بذریعہ وفاقی حکومت مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی تنظیمیں بھارت کی جیلوں میں قید تمام مسلمان قیدیوں بالخصوص کشمیری شہریوں اور راہنماؤں کو قیدیوں کے بین الاقوامی قوانین کے مطابق حقوق کی فراہمی اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے فی الفور اقدامات کریں۔

971

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

منگل، 12-مارچ2019

(یوم الثلاثہ، 4-رجب المرجب 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
كَبِيْرًا ﴿٩﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٠﴾ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ
بِالْخَيْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾

سورۃ بنی اسرائیل آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے (9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

چوکھٹ نبیؐ کی چھوڑ کے جاتا کہاں کہاں
اُن کا فقیر ٹھوکریں کھاتا کہاں کہاں
جیسے بیاں حضورؐ کی خدمت میں کر دیا
ایسے میں دِل کا حال سناتا کہاں کہاں
ہوتی اگر نہ آپؐ کی چوکھٹ اسے نصیب
آنسو گنہگار بہاتا کہاں کہاں
اچھا ہوا دیارِ سخاوت پہ پڑا رہا
پھر کر صدا فقیر لگاتا کہاں کہاں

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات ہیں۔ پہلا سوال نمبر709 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر755 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: یونیورسٹی آف ایجوکیشن کو مالی سال18-2017اور 19-2018میں فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*755: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن کیمپس فیصل آباد کو مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس یونیورسٹی کو سال 18-2017 نومبر تک کتنی رقم فیسوں کی مد میں وصول ہوئی؟

(ج) اس یونیورسٹی میں داخل طالب علموں سے مختلف کلاسوں کی فیس کتنی کتنی وصول کی جاتی ہے؟

(د) ان فیسوں کی وصولی کی اجازت کس نے کب دی تھی؟

(ہ) فیسوں کی تعین کرنے والے کمیٹی کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) کو مالی سال19-2018 کے بجٹ میں88.569 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور(فیصل آباد کیمپس)کو سال18-2017نومبر تک فیسوں کی مد میں70.005 ملین روپے وصول ہوئے ہیں۔سال 2017 میں35.536 ملین روپے اور سال2018نومبر تک34.469 ملین روپے وصول ہوئے۔

(ج) اس یونیورسٹی میں داخل طالب علموں سے درج ذیل ریٹ سے فیس وصول کی جاتی ہے:

اوسطاً فیس پر سمسٹر

کلاس /پروگرام کانام	مارننگ	ایوننگ
بی ایس(آنرز)	12000روپے	20000روپے
بی ایس(آئی ٹی)	19000روپے	31000روپے
بی ایس ای(آنرز)	13500روپے	23000روپے
بی ایڈ(آنرز)	8500روپے	----
بی ایڈ(سیکنڈری)	8500روپے	----
ایم اے(اردو،ایجوکیشن)	11200روپے	----
ایم اے(انگریزی)	12400روپے	----
ایم ایس سی	12900روپے	20900روپے
ایم بی اے(3.5سال)	18540روپے	----

(د) ان فیسوں کی وصولی کی اجازت سنڈیکیٹ نے اپنی54میٹنگ میں دی تھی جو کہ 3۔اگست2018کو ہوئی تھی۔

(ہ) فیسوں کی سفارشات یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی مرتب کرتی ہے اور اس کی منظوری سنڈیکیٹ دیتی ہے ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!جز(ج) میں میرا ضمنی سوال ہے۔اس میں منسٹر صاحب نے تفصیل سے بتایا ہے کہ بی ایس (آنرز)،بی ایس (آئی ٹی)،بی ایس ای (آنرز)،بی ایڈ (آنرز)اور بی ایڈ (سیکنڈری) کی فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ذرا اونچا بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ جو فیس 12 ہزار روپے morning class کی اور 20 ہزار روپے evening class کے لئے رکھی ہے تو یہ difference کس لئے ہے اور کیا morning اور evening کے بچوں کے داخلے کے لئے میرٹ کا فرق ہوتا ہے یا ٹیچرز کا فرق ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس کا exact reason تو یونیورسٹی کے حکام کو پتا ہوگا لیکن میں یہاں پر قیاس کر سکتا ہوں کہ evening میں ان پروفیسروں کی availability کا بھی issue ہوتا ہے کیونکہ وہ second time میں پڑھا رہے ہوتے ہیں اور انہوں نے evening کے وقت میں اپنی بلڈنگ کی extra utilization کی ہے تو اس لئے شاید evening کی فیسیں زیادہ رکھی ہیں۔ میں دوبارہ اس fact کو reiterate کر رہا ہوں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ان یونیورسٹیوں کو directly کنٹرول نہیں کرتا بلکہ یہ کام ان کا سنڈیکیٹ کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اس میں ہوتا یہ ہے کہ evening classes میں پروفیسروں کی availability کا issue بھی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ وہ زیادہ demand کرتے ہوں گے جیسے منسٹر صاحب نے کہا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری رپورٹ کے مطابق وہی اساتذہ جو صبح کے وقت پڑھاتے ہیں وہی evening کی کلاسز بھی لیتے ہیں اور کوئی نیا ٹیچر وہاں پر تعینات نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا یہ تو مطلب نہیں ہو سکتا ناں کہ وہ جب morning classes پڑھائیں تو evening classes کو بھی پھر اسی طرح کام کریں کیونکہ جو over time میں کام کرتا ہے تو اس کی تنخواہ بھی زیادہ ہوتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہی بات پوچھی تھی کہ آیا یہ جو 8000 روپے فی طالب علم کا فرق ہے تو یہ کہاں پر خرچ کیا جاتا ہے کیونکہ طالب علموں سے وصول کی جانے والی فیس یونیورسٹی کے کون سے منصوبوں پر خرچ کی جاتی ہے یا حکومت پنجاب کے پاس آتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! مجھے ابھی مزید clarification ملی ہے کہ evening classes self-finance based ہوتی ہیں and teachers are paid more اور یونیورسٹی کا بجٹ بالکل independent ہوتا ہے۔ حکومت سے وہ لیتے ضرور ہیں لیکن واپس کچھ نہیں کرتے۔ چونکہ یونیورسٹی independent ہے اور اسے سنڈیکیٹ چلاتا ہے جس کے ممبران میں ہماری اسمبلی کے معزز ممبران بھی شامل ہوتے ہیں تو اسی سنڈیکیٹ کے تحت یونیورسٹیاں چلتی ہیں، اپنے بجٹ اور finance کو manage کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ ایک genuine اور سیدھی سی بات ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ کوئی اگلا سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! فیسوں کے تعین کے متعلق وزیر موصوف نے ہاؤس کو بتایا کہ وہ سنڈیکیٹ کرتا ہے تو میں نے صرف اور صرف یہ پوچھا ہے کہ وصول کی گئیں فیسیں یونیورسٹی پر لگائی جاتی ہیں یا کہاں جاتی ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! میری ایک موٹی سی بات سمجھیں ناں۔ اس طرح نہیں ہوتا کہ ایک فیس لے لی ہے اور وہ آپ کو بتا دیں گے کہ اس فیس میں سے ہم نے واش رومز ٹھیک کروائے ہیں اور ہم نے اس فیس میں سے وہ کام کئے ہیں کیونکہ جب بجٹ بنتا ہے تو وہ پورے سال کا بجٹ ہوتا ہے جس میں یونیورسٹی نے دیکھنا ہے اور وہ بھی سنڈیکیٹ کرتا ہے جو کہ ایک قسم کی autonomy ہے اور یہ اختیارات انہیں ایکٹ کے تحت ملے ہیں۔

وزیر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ منسٹری کا یا ہائر ایجوکیشن کا role as such نہیں رکھا گیا اس لئے کہ یہ independently کام کریں۔ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ یہ قانون 2002 میں ہم نے بنایا تھا اور میں اس کی صحیح spirit کے مطابق بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چلیں، فیسوں کا تعین سنڈیکیٹ کرتا ہے تو اس کے ممبران کے نام ہاؤس کو بتا دیئے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ ایک الگ سوال بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے قواعد انضباط کار 1997 کے قاعدہ 55 اور 56 اس چیز کی اجازت دیتے ہیں کہ میں ضمنی سوالات کر سکتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کا سوال آ گیا ہے اور میں نے اسی لئے کہا ہے کہ یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! مجھے اپنے اختیارات کا بھی پتا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 756 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: یونیورسٹی آف ایجوکیشن کیمپس میں نان ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*756: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن کیمپس فیصل آباد میں نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 کی اور اوپر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس یونیورسٹی میں یکم جنوری 2017 سے آج تک نان ٹیچنگ سٹاف کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا؟

(د) ان بھرتی ہونے والے ملازمین میں کتنے ملازمین کا تعلق فیصل آباد ڈسٹرکٹ سے اور کتنے ملازمین کا تعلق دیگر اضلاع سے ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 49 ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں نان ٹیچنگ سٹاف گریڈ 17 کی اوپر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کی تعداد دو ہے۔ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں یکم جنوری 2017 سے آج تک نان ٹیچنگ سٹاف کے 16 ملازمین کو بھرتی کیا گیا ہے۔

(د) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور (فیصل آباد کیمپس) میں بھرتی ہونے والے ملازمین میں 9 ملازمین کا تعلق فیصل آباد ڈسٹرکٹ سے اور 7 ملازمین کا تعلق دیگر اضلاع سے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (ج) کے دیئے گئے جواب سے متعلق میرا ضمنی سوال ہے کہ ملازمین کی بھرتی کے لئے کس اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! موصوف پوچھ رہے ہیں کہ کس اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا تو انہوں نے اپنے actual سوال میں تو پوچھا نہیں تھا تو یونیورسٹی نے ہی اشتہار دیا ہو گا اور ڈیپارٹمنٹ تو adds دیتا نہیں ہے۔ Kindly یا تو سوال کو pending کر دیں یا موصوف نیا سوال کر لیں تاکہ اس کا exact جواب آ جائے کیونکہ موصوف irrelevant question پوچھ رہے ہیں جس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو بات میں نے پہلے کی ہے کہ اب پھر قاعدہ 56 کی بات آ گئی ہے---

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اگر آپ قاعدہ 56 کی بات کریں گے تو میں پھر اپنے اختیارات کی بات کروں گا۔ دیکھیں ناں ایک common sense کی بات ہے کہ ایک یونیورسٹی نے کہا ہے کہ اشتہار دیئے بغیر ہم بھرتی نہیں کرتے۔ کون سی اخبار میں اشتہار دیا ہے تو اس کے لئے نیا سوال جمع کروانا پڑے گا۔ شکریہ۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 769 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بھیرہ
کی بلڈنگ کی تعمیر اور سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***769: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین بھیرہ ضلع سرگودھا میں طالبات کی تعداد زیادہ اور کلاس روم کم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں واٹر سپلائی کا کنکشن بھی نہ ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں طالبات کی تعداد کے مطابق کرسیاں / بنچز بھی نہ ہیں طالبات زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالج میں labs اور دیگر بنیادی سہولیات بھی ناکافی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی مزید بلڈنگ تعمیر کرنے اور درج بالا بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) اس وقت 1050 طالبات زیر تعلیم ہیں جن کے لئے چار کلاس روم اور چار لیبارٹریز موجود ہیں۔

(ب) کالج ہذا میں واش روم اور دیگر ضروریات کے لئے پانی کی سہولت موجود ہے تاہم زیرزمین موجود پانی پینے کے قابل نہیں اس لئے قریبی واٹر سپلائی کی سہولت سے طالبات کے لئے پینے کا پانی حاصل کیا جاتا ہے جس کے لئے واٹر کولرز اور ٹینکی کی سہولت موجود ہے۔ تاہم کالج کے اپنے واٹر سپلائی کنکشن کے لئے درخواست متعلقہ محکمہ کو جمع کروائی ہوئی ہے تاکہ اس مسئلہ کا مستقل حل نکالا جاسکے۔

مزید برآں ڈائریکٹر کالجز سرگودھا کو مسئلے کا فوری مستقل حل نکالنے کے لئے تاکید کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ طالبات کی تعداد کے مطابق کلاس روم موجود نہیں ہیں لیکن فرنیچر کی سہولت کمروں کی تعداد کے مطابق مہیا کی گئی ہے اور فرنیچر کی کمی نہ ہے کیونکہ فرنیچر کو کمروں کے علاوہ خالی جگہ پر نہیں رکھا جاسکتا۔ تاہم نئے کمروں کی تعمیر کے ساتھ نیا فرنیچر بھی فراہم کیا جائے گا تاکہ تمام طالبات کو فرنیچر کی سہولت میسر آسکے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ کالج میں چار لیبارٹریز موجود ہیں جن میں عملی نصاب کا ضروری سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔

(ہ) اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ ڈسٹرکٹ سرگودھا مالیاتی سال 13-2012 کے ترقیاتی پروگرام کے تحت تعمیر کیا گیا کالج کا کل رقبہ 16 کنال 5 مرلہ ہے اور جس میں سے 11 کنال 5 مرلہ پر کالج کی عمارت تعمیر کی گئی ہے کالج ہذا گنجان آباد علاقہ میں قائم کیا گیا ہے اور اس کے گردونواح میں کوئی سرکاری یا پرائیویٹ زمین منتقلی / خریداری کے لئے موجود نہ ہے۔

تاہم محکمہ تعمیرات و مواصلات سے رابطہ کر لیا گیا ہے تاکہ موجودہ عمارت کی دوسری اور تیسری منزل کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا جاسکے۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم ایسے تمام کالجوں کے اعدادوشمار اکٹھے کر رہا ہے تاکہ اگلے مالی سال برائے 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایسے منصوبہ جات کو ترجیحاً شامل کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پہلا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کہ ان کے دیئے گئے جواب کے مطابق کہ "وہاں پر موجودہ پانی پینے کے قابل نہ ہے" جہاں پر اب ایک ہزار کی تعداد میں ہماری بیٹیاں اور بہنیں اس کالج میں پڑھتی ہیں تو ان کے لئے پانی کے کنکشن کے لئے انہوں نے متعلقہ ڈی سی صاحبہ کو لکھ کر بھیجا ہے کیونکہ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں تو kindly on the floor of the House ensure کر دیں کہ پانی کا کنکشن کب تک کالج کو فراہم کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! پانی کے کنکشن کے لئے ہم نے already درخواست کر دی ہے جو فوری طور پر لگ جائے گا کیونکہ وہ in process ہے جبکہ اس یونیورسٹی یا کالج کے باقی معاملات ہیں تو وہ اس coming ADP میں انہیں adjust کر رہے ہیں تو انشاءاللہ next financial year میں یہ implement ہو جائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ یونیورسٹی نہیں ہے بلکہ کالج ہے جو کہ گرلز ڈگری کالج ہے it is just not a university اور انشاءاللہ یونیورسٹی بنائیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، بالکل ڈگری کالج ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ نے خود کہا کہ کلاس رومز کے اندر فرنیچر وغیرہ فراہم کر دیا گیا ہے تو میری آپ سے request ہے کہ آپ اور سیکرٹری صاحب کوئی time نکالیں اور اس گرلز ڈگری کالج بھیرہ کا visit کریں کیونکہ وہاں پر فرنیچر نہیں ہے بلکہ بچیاں کارپٹ پر بیٹھ کر پڑھ رہی ہیں تو جو آپ نے کہا ہے کہ 20-2019 کے بجٹ میں فنڈز دیں گے تو کتنے کلاس رومز کا، کتنے فرنیچر کا فنڈ دیں گے اور آپ کا 20-2019 کا plan کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! موصوف بالکل ٹھیک فرمارہے ہیں کہ پنجاب کے اکثر کالجز میں فرنیچر نہیں ہے اور بچوں کو زمین پر بیٹھنا پڑتا ہے اور یہ بدقسمتی سے ان غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہے جو کہ یہاں پر عرصہ دراز سے رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ نیا brick and mortar structure کھڑا کرنے سے پہلے یہ basic facilities ہمیں پوری کرنی چاہئیں۔ چونکہ next Budget آرہا ہے تو انشاءاللہ we will take care of it ہماری پہلی priority یہی ہے کہ بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں اور میں معزز ممبر سے agree کرتا ہوں کہ کرسیاں بہت ضروری ہیں جبکہ پینے کا صاف پانی اس سے بھی زیادہ ضروری ہے تو انشاءاللہ we will take care of it۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب اس بارے میں تھوڑے سے آگاہ نہیں ہیں کہ ہماری حکومت کے وقت میں ہم نے already اس کو پاس کیا تھا جو آپ کی حکومت اُس کو پاس نہیں کر رہی ہماری پچھلی باتیں نہ کریں۔ آپ on the floor of the House ہمیں بتائیں کہ kindly آپ کا آگے کا کیا پلان ہے؟ آپ نے جو دو سے تین منزلہ بلڈنگ بنانی ہے کب بنانی ہے اور ہمیں اُس کے فرنیچر کے لئے کتنے فنڈز دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! میری بات سنیں دس سال میں آپ کی حکومت نے فرنیچر کیوں نہیں فراہم کیا، اُس دوران آپ کیا کرتے رہے ہیں؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔ دیکھیں اب منسٹر صاحب نے assure کیا ہے کہ جو اس طرح کے کالجز رہ گئے ہیں اُن کو انشاءاللہ اگلے بجٹ میں ضرور take up کریں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کرلیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ اگر جواب پڑھیں تو یہ دس سال پرانا کالج نہیں ہے پانچ سال پرانا کالج ہے۔

جناب سپیکر: تو پانچ سال بھی آپ کی پارٹی کی حکومت تھی۔ ٹھیک ہے اُس کو دس سال کی بجائے پانچ سال کر لیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 886 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سابقہ دور میں طلباء کے لئے لیپ ٹاپ سکیم کے لئے مختص کردہ فنڈز اور تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*886: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں سابق ادوار حکومت میں طلباء کی لیپ ٹاپ سکیم کے لئے اربوں روپے مختص کئے گئے۔ سال وار فنڈز، لیپ ٹاپ کی خریداری اور تقسیم کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لیپ ٹاپ کی خریداری میں ذمہ داران نے کم قیمت کمپیوٹر زیادہ قیمت میں خریدے اور ہزاروں کی تعداد میں غائب بھی کئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پراجیکٹ میں سیاستدان اور سرکاری افسران بدعنوانی، گھپلے، رشوت اور غبن کے مرتکب پائے گئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں کتنے افراد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے، کتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور ذمہ داران سے ریکوری کے حوالے سے کیا معاملات چل رہے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) مندرجہ ذیل مالی سال لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی خریداری بمعہ فنڈز فراہمی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	لیپ ٹاپ کمپیوٹر کی تعداد	فراہم کردہ فنڈز
1-	2011-12	110,000	4197.600ملین روپے
2-	2012-13	100,000	3995.000ملین روپے
3-	2013-14	100,000	4949.326ملین روپے
4-	2016-17	115,000	6954.517ملین روپے

چار سالوں میں چار لاکھ چودہ ہزار آٹھ سو اڑتالیس لیپ ٹاپ کمپیوٹرز میرٹ کی بنیاد پر تقسیم کئے جن کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔ان میں سے باقی ماندہ تقریباً دس ہزار چار سو ستائیس لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد میرٹ کی بنیاد پر طالب علموں میں تقسیم کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	سال	تقسیم شدہ لیپ ٹاپ
1-	2011-12	109,512
2-	2012-13	99,466
3-	2013-14	98,210
4-	2016-17	107,660

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ہر سال لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی خریداری پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 کے مطابق کی گئی ہے اور سب سے کم قیمت / پیشکش (بولی دہندہ) دینے والی فرم ہی منتخب کی گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں لیپ ٹاپ غائب نہیں ہوئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ابھی تک کوئی بھی فرد کسی قسم کی بدعنوانی کا مرتکب نہیں پایا گیا۔ تاہم NABلاہور نے پچھلے سال مارچ سے ایک انکوائری شروع کی ہے۔

(د) تفصیل جز (ج) میں واضح کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں اس پر fresh questionڈالنا چاہتی ہوں۔ اس سوال کو میں withdraw کرتی ہوں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 887 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خانیوال کی تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن
کے حامل طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ نہ ملنے سے متعلقہ تفصیلات

*887: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 18-2017 میں ضلع خانیوال کی چاروں تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ دیئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی بچوں اور بچیوں کے لیپ ٹاپ چند کلیریکل مسٹیک کی وجہ سے روک دیئے گئے جیسا کہ (ب) فارم میں دیئے گئے کوائف کا غلط اندراج ہونا وغیرہ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء وطالبات نے ملتان بورڈ میں اس ضمن میں 350 روپے فی بچہ جمع کروائے تاکہ ان کے کوائف کی درستی کی جاسکے؟

(د) کیا حکومت خانیوال کے ان بچوں اور بچیوں کے روکے گئے لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! سال 18-2017 میں لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی تقسیم کے سلسلہ میں ضلع خانیوال میں دو تقاریب منعقد ہوئیں۔ ان تقاریب میں ضلع بھر کی چاروں تحصیلوں میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ کمپیوٹرز تقسیم کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! دو مواقع پر میرٹ پر منتخب کئے گئے طلباء وطالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع خانیوال میں منتخب شدہ طلباء	1397
لیپ ٹاپ وصول پانے والے طلباء	1063

334 طلباء لیپ ٹاپ کمپیوٹرز تقسیم کی تقریبات میں لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وصول نہ کر سکے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

غیر حاضر ہونے کی وجہ سے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وصول نہ کرنے والے طلباء	117
(ب) فارم کے غلط اندراج کی وجہ سے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز وصول نہ کرنے والے طلباء	127

(ج) ایسے طلباء جو (ب) فارم میں غلط اندارج کی وجہ سے لیپ ٹاپ کمپیوٹرز نہ وصول کر سکے (ب) فارم کی درستی بورڈ آف انٹر میڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن، ملتان کے قواعد کے مطابق فیس کی مد میں فی طالب علم 350روپے وصول کئے۔ بورڈ کے قواعد کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) باقی ماندہ لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کے اعدادو شمار جمع کئے جا رہے ہیں جو وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد میرٹ پر طالب علموں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے کافی تفصیل سے مجھے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 334 بچوں کو لیپ ٹاپ تقسیم نہیں کئے گئے جن میں 117 بچے وہ تھے جو کہ غیر حاضر تھے اور 127 بچے وہ تھے جن کے (ب) فارم میں mistake تھی اور اُن کے کوائف میں اندراج کرتے وقت اُن سے غلطی ہوئی تھی۔ کیا جو کوائف اُنہوں نے دیئے تھے اور اُس کی مد میں انہوں 350 روپے بھی جمع کروائے تھے تو اُس کو انہوں نے ٹھیک کر دیا ہے یا ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا جو اُن کی clerical mistake تھی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جنہوں نے 350 روپے جمع کروائے تھے اُن کی clerical mistake ٹھیک ہو گئی ہے اور ہم نے last جواب میں لکھا ہے کہ انشاءاللہ جلد ہی جو بقایا لیپ ٹاپ بچ گئے ہیں وہ اُن کو دے دیئے جائیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ بس میں نے یہی پوچھنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 891 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، On his behalf سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 950 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کی جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: سب کیمپس بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں طلباء و طالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***950: جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس قائم ہے اگر ہاں تو یہ کل کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) مذکورہ سب کیمپس کے لئے بلڈنگ کا تخمینہ لاگت کتنا ہے حکومت کب تک اس میں کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) وہاڑی سب کیمپس میں کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں اور کون کون سے مضامین کی تعلیم دی جارہی ہے؟

(د) حکومت رواں سال کتنے مزید مضامین کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کا کیمپس ماڈل ہائر سیکنڈری سکول کے پرائمری حصہ جو کہ 12 کنال پر محیط ہے میں قائم کیا گیا ہے۔

(ب) سب کیمپس کے لئے بلڈنگ کا تخمینہ لاگت تقریباً 3۔ارب روپے ہے۔ تاہم نئی عمارت میں کلاسز کا اجراء عمارت کی تکمیل سے مشروط ہے۔

(ج) سب کیمپس میں کل 1200 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں جن میں تقریباً 800 طلباء اور 400 طالبات ہیں اور اس میں درج ذیل شعبہ جات قائم کئے گئے ہیں۔

1۔	شعبہ لاء	2۔	شعبہ سائیکالوجی
3۔	شعبہ اکنامکس	4۔	شعبہ ریاضی

(د) فوری طور پر نئے مضامین شروع کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ ضرورت کے مطابق عمارت موجود نہ ہے۔ تاہم 583 کنال قطعہ اراضی حاصل کر لی گئی ہے اور جونہی عمارت کی تعمیر کے لئے رقم میسر ہوئی کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت رواں سال کتنے مزید مضامین کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ فوری طور پر نئے مضامین شروع کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے کیونکہ ضرورت کے مطابق عمارت موجود نہ ہے۔ تاہم 583 کنال قطعہ اراضی حاصل کر لی گئی ہے اور جونہی عمارت کی تعمیر کے لئے رقم میسر ہوئی کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ بڑا ہی غیر تسلی بخش جواب ہے۔ کچھ تو بتائیں کہ کب تک رقم مہیا ہو گی، رقم کس نے مہیا کرنی ہے، کب ہو گی اور کب کلاسوں کا آغاز ہو گا؟ اس کے متعلق کوئی positive جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جو coming ADP ہے اس میں ہم کوشش کریں گے کہ ہمیں finances available ہو جائیں اس کام کو کرنے کے لئے جیسے ہی finances available ہوں گے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہر ضلع میں یونیورسٹی بنے لیکن یہ matter of resources ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 960 محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ وہ تشریف فرما ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: جی، On her behalf سوال نمبر بولیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 987 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ حنا پرویز بٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کی جاتا ہے۔

طلباء یونینز پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*987: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے طلباء یونینز پر پابندی عائد ہے؟

(ب) یہ پابندی کب لگی تھی اور کس وجہ سے لگائی گئی تھی؟

(ج) کیا حکومت طلباء یونینز پر پابندی ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! تعلیمی اداروں میں طلباء یونینز پر پابندی عائد ہے۔

(ب) یہ پابندی طلباء یونینز کی سرگرمیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مارشل لاء آرڈر کے تحت 1984 میں لگائی گئی۔

(ج) حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر ہائر ایجوکیشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ اس حوالہ سے اپنی سفارشات وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! I am satisfied بات سمجھ آگئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: On his behalf جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1139 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔(معزز ممبر نے جناب محمد ثاقب خورشید کے ایماء پر طبع شدہ سوال درفت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج بوائز وہاڑی میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1139: جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ بوائز کالج وہاڑی میں لیکچرارز اور اسسٹنٹ پروفیسر کی کتنی اسامیاں کن کن مضامین کی خالی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا اس کالج میں سائنس لیبارٹری ہے، کیا یہ لیبارٹری فنکشنل ہے اور کیا اس لیبارٹری کا عملہ مکمل تعینات ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج وہاڑی میں لیکچرارز اور اسسٹنٹ پروفیسر کی مندرجہ ذیل (مضمون وار) اسامیاں خالی ہیں:

نمبر شمار	مضمون	لیکچرار	اسسٹنٹ پروفیسر
1-	معاشیات	1	0
2-	انگریزی	0	1
3-	اسلامیات	0	2
4-	فارسی	0	1
5-	پولیٹیکل سائنس	4	0
6-	اردو	4	1

(ب) جی ہاں! اس کالج میں سائنس مضامین میں مندرجہ ذیل لیبارٹریز موجود ہیں اور فنکشنل ہیں نیز ان لیبارٹریز میں لیبارٹری سٹاف تعینات ہے۔

نمبر شمار	مضمون	تعداد
1-	فزکس	1
2-	بیالوجی	1
3-	کیمسٹری	1
4-	کمپیوٹر سائنس	1
5-	شماریات	1

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج وہاڑی میں کن کن مضامین کی اسامیاں خالی ہیں؟ تو منسٹر صاحب کی طرف سے اس کی تفصیل آگئی ہے اور میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ ان خالی اسامیوں کی جو تفصیل بتائی گئی ہے ان کو پُر کرنے کا کیا طریق کار ہے اور کب تک یہ لیکچرارز وہاں پر تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم نے 2800 اسامیوں کو پُر کرنے کی already request بھیج دی ہوئی ہے وہ in process ہے انشاءاللہ next academic year سے پہلے یہ fill up ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے college teachers internee کی پالیسی کے تحت مقامی کالج کے پرنسپل کو اختیارات دیئے جاتے ہیں کہ جن subjects میں پروفیسرز کی کمی ہو وہ مقامی طور پر وہاں سے اُس ability کے مطابق اور معیار کے مطابق اُن کو بھرتی کرے مگر گورنمنٹ کی طرف سے جو معیار دیا جاتا ہے وہ دسمبر سے اگست تک مقامی پرنسپل کی اجازت سے جو لیکچرارز کی کالجز میں بھرتی کی جاتی ہے اُن کو گورنمنٹ آف پنجاب دسمبر سے لے کر آگست تک pay / salary دیتی تو میری اُس میں منسٹر صاحب سے یہ request ہے کہ اس دورانیہ میں تین ماہ کی چھٹیاں آتی ہیں جون تا اگست تو خزانہ پر یہ burden موجود ہے کہ سیلری دی جاتی ہے چونکہ وہاں پر چھٹیاں ہوتی ہیں اس لئے تعلیم نہیں دی جاتی تو اُس سی ٹی آئی کا اگر دورانیہ تبدیل کر کے اُس دورانیہ کو ستمبر تا مئی کر دیا جائے تاکہ سیلری تو 9 ماہ کی پنجاب حکومت کی طرف سے جانی ہے اُس کو ستمبر سے start کر دیا جائے تاکہ چھٹیوں کے فوری بعد جو مئی تک سیشن چلتا ہے وہ اُس 9 ماہ کی سیلری کے مطابق اُن lecturers کو بھرتی کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ سوال ہے یا تجویز ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! سوال کے ساتھ تجویز بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تجویز لے لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ بالکل درست اچھی تجویز ہے academic year ساری دنیا میں اگست میں ہی شروع ہوتا اور مئی میں ختم ہوتا ہے تو معزز ممبر کی suggestion is well taken پہلے ہی ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ اس academic calendar کو ہم پاکستان میں streamline کریں اور انشاءاللہ اول تو next year کوشش کریں گے کہ سی ٹی آیز کی ضرورت نہ رہے لیکن اگر ایک سال لگ بھی گیا تو یہ جو معزز ممبر نے تجویز دی ہے. We will consider this. Thank you.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سوالات ختم ہوئے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

یونیورسٹی آف سرگودھا کے کیمپس / کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*709: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے صوبہ بھر میں کتنے کیمپس، سب کیمپس یا کالجز منظور شدہ ہیں ان کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا اس یونیورسٹی میں پیپرز کی ری چیکنگ کا نظام موجود ہے اگر ہاں تو ایم ایڈ کے پیپرز کی ری چیکنگ کی فیس اور معیار کیا ہے اور کیا ری چیکنگ کے لئے apply کرنے والوں کو متعلقہ پیپر دکھایا جاتا ہے یا کوئی جوابی رپورٹ بھیجی جاتی ہے؟

(ج) یہ یونیورسٹی امتحانات کے بعد کتنے ماہ میں رزلٹ دینے کی پابند ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ڈائریکٹر ایجوکیشن سرگودھا ڈویژن نے کنٹرولر ایگزامینیشن یونیورسٹی آف سرگودھا کی طرف سے ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے مطابق صوبہ بھر میں یونیورسٹی آف سرگودھا کے دو منظور شدہ سب کیمپسز ہیں جو کہ سرکاری سطح پر قائم کئے گئے ہیں۔

(1) میانوالی سب کیمپس (2) بھکر سب کیمپس

مزید برآں یونیورسٹی آف سرگودھا کے تعلیمی سال 2018 کے تمام الحاق شدہ کالجز کی تعداد 227 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) ڈائریکٹر ایجوکیشن سرگودھا ڈویژن نے کنٹرولر ایگزامینیشن یونیورسٹی آف سرگودھا کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس کے مطابق یونیورسٹی آف سرگودھا میں تمام امتحانات بشمول ایم ایڈ کے پیپرز کی ری چیکنگ کا نظام موجود ہے ری چیکنگ کی فیس 1300 روپے فی پیپر ہے اور طالب علم رزلٹ آنے کے 30 دن کے اندر ری چیکنگ کے لئے apply کر سکتا ہے ری چیکنگ کی جوابی رپورٹ متعلقہ طالب علم کو بذریعہ ڈاک ارسال کی جاتی ہے اور اگر متعلقہ طالب علم پھر بھی مطمئن نہ ہو تو اُس کو جوابی کاپی کنٹرولر آفس یونورسٹی آف سرگودھا میں دکھائی جاتی ہے۔

(ج) بمطابق کنٹرولر ایگزامینیشن یونیورسٹی آف سرگودھا امتحان کے نتائج کے اعلان کی زیادہ سے زیادہ مدت مقرر نہ ہے لیکن عام طور پر امتحان کے انعقاد کے بعد تین سے چار ماہ کے اندر نتائج کا اعلان کر دیا جاتا ہے

بہاولپور: پی پی۔251 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد، ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں اور بلڈنگز سے متعلقہ تفصیلات

*891: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں بوائز و گرلز کالجز کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں منظور ہیں اور کون کون سی اسامیاں کس کس کالج میں خالی ہیں؟

(ج) ان میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ان کی بلڈنگ کی پوزیشن کیسی ہے؟

(ہ) ان کی مسنگ فسلیٹیز کون کون سی ہیں اور کب تک یہ فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں خواتین کا ایک ڈگری کالج ہتھیجی کے مقام پر مورخہ یکم ستمبر 2015 کو قائم کیا گیا تھا۔

(ب) اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں 20 ہیں جن میں سے 12 اسامیاں خالی ہیں جو 8 لیکچرارز اور 4 اسسٹنٹ پروفیسر کی ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا کالج میں طالب علموں کی تعداد 85 ہے۔

(د) مذکورہ بالا کالج کی عمارت اچھی حالت میں ہے۔

(ہ) کالج ہذا میں ضروری سہولیات موجود ہیں کیونکہ نیا کالج 600 طالب علموں کے لئے قائم کیا جاتا ہے جبکہ مذکورہ کالج میں طالب علموں کی تعداد 85 ہے جونہی کسی سہولت کی ضرورت ہوئی فراہم کر دی جائے گی۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد کی زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

***960: محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد سے ملحقہ 16 کنال دس مرلہ جگہ چیف منسٹر آفس کے لیٹر نمبر CRS/FDA/EM/AD11/89/663 مورخہ 9۔ مارچ 1989 کے تحت پلاٹ نمبر 271 اے (پرانا واٹر ورکس) کالج ہذا کو وسیع تر عوامی مفاد کے لئے مورخہ 25۔ ستمبر 1990 کو الاٹ کیا گیا جس پر ایک ویلفیئر سوسائٹی نے قبضہ سے بچاؤ کے لئے پانچ فٹ اونچی چار دیواری تعمیر کروائی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ریجن فیصل آباد نے لیٹر نمبر 1801 مورخہ 7-جولائی 2012 کے تحت تسلیم کیا تھا کہ اس جگہ پر کالج ہذا کا قبضہ موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پلاٹ کی چار دیواری توڑ کر فرنٹ سے چودہ چودہ مرلہ کے دو پلاٹ بنا کر ایک نیلام اور دوسرا کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کر دیا گیا ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد کو الاٹ شدہ پلاٹ غیر قانونی طریقے سے الاٹ یا نیلام کرنے والے ذمہ داران سرکاری ملازمین کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور کالج ہذا کو پلاٹ کا قبضہ دوبارہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد فیصل آباد 1986 میں (پلاٹ نمبر 269) جس کا کل رقبہ 38 کنال ہے پر قائم ہوا۔ جسے 2004 میں اربن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے 99 سال کی لیز پر حاصل کیا گیا۔

بعد ازاں 1989 میں اس وقت کے وزیراعلیٰ پنجاب نے کالج کی توسیع کے لئے فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی زمین (پلاٹ نمبر A/271 (اولڈ واٹر ورکس) کو کالج کے نام پر الاٹ کرنے کی منظوری دی جس کا رقبہ 16 کنال 10 مرلہ ہے۔ تاہم اس ملحقہ اراضی پر واسا کے دفاتر بھی موجود تھے اور 10 کنال 14 مرلہ کالج کے نام منتقل کروائی گئی ہے۔ باقی ماندہ چھ کنال کالج کے تحویل میں ہے لیکن باقاعدہ طور پر منتقل نہیں ہوئی۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس رقبہ اور کالج کے درمیان ایک سڑک بھی موجود ہے۔ جنہیں اب پختہ سڑک میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعد ازاں محلہ ویلفیئر سوسائٹی نے 16 کنال 10 مرلہ قطعہ اراضی کے گرد چار دیواری تعمیر کروادی۔ 2013 میں اس وقت کے ڈپٹی کمشنر نے سید فدا حسین کو کالج کی زمین سے متبادل پلاٹ

دینے کے معاملہ کو حل کرنے کے لئے ایک میٹنگ بلائی تھی۔ جس میں پلاٹ نمبر332 اور333کوPHATAکو دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ تاہم اس میٹنگ کی کارروائی اور فیصلہ جات کی کاپی کالج کو موصول نہیں ہوئی۔ بعدازاں2014میں پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ سب ریجن فیصل آباد نے سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو مذکورہ زمین سے پلاٹ الاٹ کر دیئے۔ سیشن کورٹ فیصل آباد میں ایک کیس فائل کیا گیا جس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے افسران اور کالج کے نمائندے پیش ہوتے رہے۔ بعدازاں2016میں اس رقبہ کے اردگرد موجود چاردیواری خستہ حال ہونے کی وجہ سے نئی چاردیواری کا کام شروع کیا گیا لیکن عدالت کے حکم پر متنازعہ پلاٹوں (332اور333) کے گرد دیوار نہ دی جا سکی جبکہ باقی رقبہ پر دیوار کی تعمیر کا کام مکمل کر لیا گیا۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ متنازعہ پلاٹ ابھی خالی ہیں اور ان پر کسی پرائیویٹ شخص کا قبضہ نہیں ہے اور معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ مالی سال18-2017 میں محکمہ اعلیٰ تعلیم نے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں دو منصوبہ جات کو منظور کیا جس کے تحت مذکورہ رقبہ پر دس کمروں کی تعمیر کا کام جاری ہے اور بنیادیں بھر دی گئی ہیں یہ منصوبہ جات موجودہ مالی سال19-2018کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں بھی شامل ہیں۔

محکمہ کی جانب سے ڈائریکٹر (کالجز) فیصل آباد اور پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد (فیصل آباد) کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ اگلی سماعت پر ذاتی حیثیت میں پیش ہو کر عدالت عالیہ سے درخواست کریں کہ مدعیان سید فدا حسین اور رانا سلیم اختر کو متبادل پلاٹ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ڈویلپمنٹ سوسائٹی فیصل آباد کی دیگر زمین سے الاٹ کئے جائیں اور کالج ہذا کے لئے مختص شدہ زمین کسی بھی صورت میں پرائیویٹ پارٹی کو نہ دی جائے۔

اس ضمن میں پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین غلام محمد آباد(فیصل آباد) نے مورخہ04.02.2019کو سول جج فیصل آباد کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ڈی پی آئی (کالجز) پنجاب کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں

کہ وہ اس معاملہ کی مکمل جانچ پڑتال کر کے ذمہ دران کا تعین کرے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم اس رپورٹ کی روشنی میں ضروری قانونی کارروائی کو یقینی بنائے۔

(ب) وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔

(ج) وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔

(د) وضاحت جز (الف) میں کر دی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر بہت شکریہ۔ میری خوش قسمتی ہے کہ آج دونوں منسٹر اور سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی یہاں موجود ہیں۔ ہم نے last government میں ایک سمری move کی تھی منسٹر صاحبان موجود ہیں یہ اُن کے متعلقہ ہے اس لئے میں نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم نے ایک سمری move کی تھی اور یہ بڑی اچھی بات ہے کہ جو ہمارے مسلمان بہن بھائی ہیں جب وہ قرآن پاک حفظ کرتے ہیں اُن کو 20 نمبر اضافی ملتے ہیں اور 5 نمبر پھر ملتے ہیں جب وہ job کے لئے جاتے ہیں یہ پنجاب یونیورسٹی تک ہے تو میں نے یہ سمری move کی تھی جس پر لاء ڈیپارٹمنٹ نے معزز وزیر قانون بیٹھے ہیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کہا تھا کہ جو اُس وقت تھے اگر انہوں نے consent دی تھی کہ اگر باقی الہامی مذاہب کے بچے بھی اپنے الہامی کتابوں کا امتحان پاس کریں گے تو ان کو بھی same نمبر دیئے جائیں گے تاکہ جب میرٹ پر جائیں تو وہ دونوں برابر آ سکیں اس لئے میری گزارش ہو گی کہ اس پر تھوڑی سی توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کو وزیر قانون اور آپ دونوں مل کر دیکھ لیں۔ یہ بڑی genuine بات ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! آپ اس کو دیکھ لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں کیونکہ تحاریک استحقاق نہیں ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر115/19 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ورکرز ویلفیئر بورڈ گوجرانوالہ میں زیر التواء درخواستیں نمٹانے میں تاخیر

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 9۔ فروری2019 کی خبر کے مطابق جہیز فنڈز، تعلیمی وظائف، ڈیتھ گرانٹ کی پانچ ہزار درخواستیں تین سال سے التواء کا شکار۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی مبینہ غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے درخواستوں پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اعلیٰ حکام فوری نوٹس لیں۔ تفصیلات کے مطابق گوجرانوالہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی مبینہ غفلت کی وجہ سے پانچ ہزار کے قریب جہیز فنڈ، تعلیمی وظائف اور ڈیتھ گرانٹ کے لئے بھجوائی گئی درخواستیں تین سال سے التواء کا شکار ہیں۔ گوجرانوالہ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، حافظ آباد، سیالکوٹ اور نارووال کی ہزاروں فیکٹریوں، کارخانوں و نجی اداروں میں سات لاکھ سے زائد افراد کام کرتے ہیں لیکن رجسٹرڈ مزدوروں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ صنعتی کارکنان کو بیٹی کی شادی پر ایک لاکھ روپے جہیز فنڈ، بچوں کو سکالرشپ کی مد میں ایف اے کے لئے 1600، بی اے کے لئے 30 ہزار اور ماسٹر ڈگری کے لئے 42 ہزار روپے سالانہ سکالرشپ جبکہ ورکر کے وفات پا جانے پر بیوہ اور اس کے بچوں کو 5 لاکھ روپے ڈیتھ گرانٹ دی جاتی ہے۔ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی مبینہ غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے گوجرانوالہ میں جہیز فنڈز کی 560، سکالرشپ کی 977، ڈیتھ گرانٹ کی 90 سمیت ڈویژن بھر میں پانچ ہزار سے زائد درخواستیں تین سال سے التواء کا شکار ہیں اور متاثرین کے بار بار چکر لگانے کے باوجود انہیں ادائیگی نہیں ہو رہی۔ مزدور راہنماؤں کا کہنا ہے کہ وہ مہنگائی کی وجہ سے پہلے ہی بہت پریشان ہیں اور اوپر سے ستم ظریفی یہ ہے کہ تین سال سے کسی قسم کا فنڈ نہیں ملا۔ اعلیٰ حکام نوٹس لے کر فوری عملدرآمد کروائیں۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر لیبر! آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جو میرے پاس knowledge ہے میں اس حوالے سے بیان کر دیتا ہوں کیونکہ یہ تحریک التوائے کار میرے پاس ابھی پہنچی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ویلفیئر بورڈ کے حوالے سے ہمارے معزز ممبر نے جو بات کی ہے اس میں سے تقریباً 70 سے 80 فیصد باتیں غلط ہیں۔ ہمارے اس چھوٹے سے عرصہ چھ ماہ کے اندر 4۔ ارب روپیہ فیڈرل گورنمنٹ سے ورکر ویلفیئر فنڈ میں آیا ہے 2017 تک ہم نے لیبرز کو تمام تر گرانٹس دے دی ہیں جن میں ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ، سکالر شپ گرانٹس شامل ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ فیکٹریوں میں خود جا کر لیبر کے حوالے کی جائیں تاکہ اگر وہاں سے کوئی شکایات آئے تو اس کو ہم خود سن سکیں۔

جناب سپیکر! میرے پاس کچھ applications ضرور آئی ہیں کہ کسی لیبر کو 2015-16 میں گرانٹ نہیں ملی تو اس کو ہم case by case دیکھ رہے ہیں۔ میں ensure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی کی کوئی بھی گرانٹ ہمارے ورکر ویلفیئر بورڈز کی طرف سے pending نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ورکر ویلفئیر فنڈ کا پنجاب اسمبلی میں بل بھی پیش ہوگا اور یہ تمام تر مسائل ختم ہو جائیں گے۔ ہم بہت جلد لیبر کو ایک بہت بڑی خوشخبری بھی دیں گے۔ ہمارے جو مختلف ورکر ویلفیئر بورڈز ہیں ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ، سکالر شپ گرانٹس کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ اگر معزز ممبر کے مزید سوال ہوں گے تو میں ان کا بھی تفصیلی جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اپنے طور پر تو یہ فرمادیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! اس پر speech نہیں ہو سکتی اور منسٹر صاحب کی طرف سے بڑا اچھا جواب آ گیا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/116 محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

جام پور سمیت گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل جام پور سمیت گوپانگ کالونی پچاس سال سے مسیحا کی منتظر ہے۔ دس ہزار نفوس پر مشتمل کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں ہی سیوریج کا پانی جمع ہے جس کی وجہ سے نمازیوں کو مساجد میں جانے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ طلباء و طالبات کو سکول جانے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء و طالبات کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے۔ گلی میں سیوریج کا پانی جمع ہونے سے پینے کے پانی میں بدبو آنا شروع ہو گئی ہے۔ سیوریج کے پانی سے اٹھنے والے تعفن سے لوگ مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں جبکہ بجلی کے پول نہ ہونے کی وجہ سے دور سے تاریں لانی پڑتی ہیں جس کی وجہ سے کم وولٹیج سے قیمتی الیکٹرانک مصنوعات کا جلنا بھی معمول بن چکا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! غالباً محترمہ پہلے بھی یہ مسئلہ اسی معزز ایوان میں اٹھا چکی ہیں اور یہ قرارداد پہلے بھی dispose of ہو چکی ہے۔ میں نے پہلے بھی محترمہ سے گزارش کی تھی کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے اور میں نے in writing متعلقہ محکمہ کو بھیجا بھی تھا۔

جناب سپیکر: یہ غالباً پہلے بھی بات آ چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ پہلے بھی آ چکی ہے لیکن میں ان کو دوبارہ assure کرتا ہوں اور ان کو اس لیٹر کی کاپی بھی دے دوں گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ مسئلہ حل ہو۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019. مندرجہ ذیل ممبران کی طرف سے ہے۔

1. Mr Ghazanfar Abbas,MPA(PP-91)
2. Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani,MPA(PP-92).
3. Agha Ali Haidar, MPA (PP-134).
4. Mian Muammad Shoaib Owaise, MPA (PP-252).
5. Syed Usman Mehmood, MPA(PP-264).

Any mover may move the motion for leave of the Assembly.

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019 کو متعارف کرانے کے لئے اجازت کی تحریک

MR GHAZANFAR ABBAS: Mr Speaker! I move

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

The motion is not opposed. Now, the motion moved and the question is

"That leave be granted to introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019."

(The motion was carried unanimously)

MR SPEAKER: Now, Mr Ghazanfar abbas, Mr Muhammad Aamir Inayat Shahani, Agha Ali Haidar, Mian Muammad Shoaib Owaise, and Syed Usman Mehmood. Any mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) قوانین عوامی نمائندگان پنجاب 2019

AGHA ALI HAIDAR: Mr Speaker! I introduce the Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Public Representatives Laws (Amendment) Bill 2019 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Law with the direction to submit its report.

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ اس میں زیر التواء قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ قرارداد move ہو چکی ہے اور وزیر سکولز ایجوکیشن نے جواب دینا ہے۔

سرکاری سکولوں کی ایک کلاس میں
طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس رکھنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! قرارداد ہذا کے ضمن میں عرض ہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل (25-A) پر عمل پیرا ہوتے ہوئے محکمہ سکولز ایجوکیشن زیادہ سے زیادہ بچوں کو سکولوں میں داخل کرنے کو ششیں کر رہا ہے۔ محکمے کی ان کاوشوں کی بدولت سکولوں میں داخل ہونے والے بچوں کی تعداد ایک کروڑ 22 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اس وقت ایک کلاس میں طلباء کی زیادہ سے زیادہ تعداد پچاس مقرر ہے تاہم داخلہ مہم کے نتیجے میں ایک کمرہ میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ نے فوری کارروائی

کی۔اس وقت 6519 اضافی کمرے زیر تعمیر ہیں جبکہ آئندہ مالی سال 20-2019 میں سرکاری سکولوں میں اضافی کمرے بنانے کی تجاویز زیر غور ہے۔ درج بالا وضاحت کی روشنی میں محکمہ سکولز ایجوکیشن قرارداد کی حمایت نہیں کرتا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ نے oppose کیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں نے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری سکولز میں بہتر تعلیمی نتائج کے حصول کے لئے ایک کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ سے زیادہ چالیس کی جائے تاکہ اساتذہ بہتر طریقے سے پڑھا سکیں اور بچے اچھی طرح سے پڑھ لکھ سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری زیر التواء قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر وزیر پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، ممبران صاحبان پلیز! تشریف رکھیں۔

نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس فکس کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سکینڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد)
جناب سپیکر! ہم پرائیویٹ ڈاکٹروں کو سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے پر پابند نہیں کر سکتے ہیں۔ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ایک قانون پر کام کر رہا ہے مجوزہ Medical Teaching Institution Reforms Act کے تحت سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کو ترغیب دی جائے گی کہ سرکاری ہسپتالوں کے اندر ہی institution private practice کریں۔ اگر وہ IPP بھی کریں گے تو انہیں پریکٹس میں شیئر اور اضافی تنخواہیں بھی دی جائیں گی۔

جناب سپیکر! اس طرح سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر کی پرائیویٹ پریکٹس کا رجحان بڑھے گا۔ مزید عرض ہے کہ معزز سپریم کورٹ آف پاکستان نے از خود نوٹس نمبر 18، 22اور 29 کے تحت پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو علاج گاہوں میں وصول کی جانے والی قیمتوں کا تفصیلی جائزہ لے کر ان کو موزوں بنانے کی ہدایت جاری کی ہے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اپنی سفارشات مرتب کر رہا ہے۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کے اس اقدام سے ڈاکٹروں کی فیس مناسب رکھنے میں مدد ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس کو oppose کر رہی ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) جناب سپیکر! میں نے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی کلینکس میں ڈاکٹرز کی فیس بہت زیادہ ہے لہٰذا ڈاکٹرز کو پابند کیا جائے کہ وہ سرکاری ہسپتالوں میں ہی لوگوں کا علاج کریں اور جب تک سرکاری ہسپتالوں کی حالت بہتر نہیں کی جاتی، ان ڈاکٹرز کی فیسوں کو فکس کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری زیر التواء قرارداد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اور اس پر منسٹر سکولز ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جز قرار دینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن کے ذیلی ادارے Curriculum and Textbook Board فکر اقبال کی روشنی میں کتابیں تیار کرتا ہے۔ اس وقت رائج اردو کی کتاب دوئم سے جماعت بارہویں تک کتابوں میں ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کی شخصیت

اور شاعری کے حوالے سے کئی اسباق، نظمیں، غزلیں شامل ہیں اور نصاب کا باقاعدہ حصہ ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس میں ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .Order in the House

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مندرجہ ذیل بالا نصاب میں شامل ہونے کی بناء پر قرارداد کی روح میں چونکہ پہلے ہی سے عملدرآمد ہو رہا ہے لہٰذا اس قرارداد کو نامنظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کلام اقبال کو تعلیمی نصاب کا لازمی جُز قرار دیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی زیر التواء قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آواز کم ہونے کی وجہ سے کسی کو کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں نے آگے سے کیا جواب دیا ہے۔Kindly مائیک میں problem ہے جس کی وجہ سے آواز ٹھیک نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مائیک کا volume high کر دیں۔

خواتین اساتذہ کو دودھ پیتے بچے ساتھ لانے کی اجازت کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سکولز ایجوکیشن کی جانب سے تمام گرلز سکولز میں خواتین اساتذہ کو اپنے نامولود بچوں کو سکول لے جانے کی اجازت ہے اور اس حوالے سے کسی قسم کی کوئی ممانت نہ ہے چونکہ قرارداد ہذا پر محکمہ کی جانب سے پہلے ہی عملدرآمد کیا جا رہا ہے لہٰذا اس قرارداد کو منظور کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ میں بھی جانتی ہوں اور میں نےrequest کی ہے کہ ڈے کیئر سنٹرز بھی بنوانے ضروری ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، وہ بنوائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام گرلز سکولز و کالجز جن میں ڈے کیئر سنٹرز قائم نہ ہیں، ان میں شادی شدہ خواتین اساتذہ کو اپنے نو مولود دودھ پیتے بچوں کو اپنے ساتھ لانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی ڈیوٹی بھی احسن طریقے سے سر انجام دے سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پانچویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے وہ اپنا مؤقف پیش کریں۔

میونسپل کمیٹی ماموں کانجن میں
جدید سہولتوں سے آراستہ ہسپتال قائم کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد) جناب سپیکر! اس ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماموں کانجن کا علاقہ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں واقع ہے۔ تحصیل تاندلیانوالہ میں پہلے سے ہی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ موجود ہے جو کہ چالیس بیڈز پر مشتمل ہے اور پچھلے سال ایک سکیم کے تحت اپ گریڈ کر کے 100 بیڈز کا کیا جا رہا ہے جبکہ ماموں کانجن کے علاقے میں دیہی مراکز صحت RHC بیس بیڈز پر مشتمل ہے۔ دیہی مراکز صحت ماموں کانجن میں سال 2017 کے دوران تقریباً 77 ہزار جبکہ سال 2018 میں

85 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج ہوا ہے۔ گورنمنٹ پالیسی کے مطابق 20 بستروں سے اوپر ہسپتال یعنی تحصیل ہیڈ کوارٹر لیول ہسپتال تحصیلوں میں بنائے جاتے ہیں لیکن ماموں کانجن ابھی تحصیل نہیں بنی اس لئے اس جگہ پر محکمہ کی پالیسی کے مطابق بڑا ہسپتال بنانا مناسب نہیں ہے لہٰذا میں اس قرارداد کی مخالفت کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کی مخالفت کی گئی ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ 90ہزار آبادی پر مشتمل میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں علاج معالجہ کی فراہمی کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ جدید ہسپتال قائم کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چھٹی زیر التواء قرارداد سیدہ زہرا نقوی کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے منسٹر ہائر ایجوکیشن نے اس کا جواب دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

یونیورسٹی میں داخلہ کے وقت مناسب
کونسلنگ نہ ہونے کی وجہ سے طلباء وطالبات کا تعلیمی نقصان

(---جاری)

وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بالکل یہ ایک pertinent قرارداد ہے، ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز میں career counseling نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس سلسلے میں ہماری پارٹی نئی پالیسی لا رہی ہے اس میں office of students services بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو اگلے تعلیمی سال سے شروع ہو جائے گا۔ اس میں نہ صرف career counseling کی جائے گی بلکہ financial aid opportunities and job placement center بھی ہو گا لہٰذا اس قرارداد کی spirit ٹھیک ہے اور میں اس سے agree کرتا ہوں اس پر implement کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ اسے oppose کرتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی support کر رہا ہوں اور ہم already اس پر کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس قرارداد کی support کرتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, I put it to the House

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ہمارے ملک میں حکومتی سطح پر مناسب کیریئر کاؤنسلنگ نہ ہونے کے باعث بہت سے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں داخلے کے وقت اپنی صلاحیت اور ذوق کے مطابق مناسب تعلیمی شعبہ منتخب نہیں کر پاتے۔ جس سے نہ صرف نوجوان نسل کی صلاحیتیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی و استحکام کے لئے خاطر خواہ خدمات سر انجام نہیں دے پاتے۔ اس طرح بہت سے اہم شعبے ماہرین سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ بالعموم لوگوں کی توجہ چند خاص شعبوں پر مرکوز ہو جاتی ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومتی سطح پر اس حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جائیں تا کہ ملکی ضروریات کے مطابق قوم کے معماروں کو راہنمائی فراہم کی جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ساتویں زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے، وزیر ٹرانسپورٹ حکومتی مؤقف پیش کریں، وزیر ٹرانسپورٹ موجود نہیں ہیں۔ کیا ان کی application آئی ہے؟ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے اگلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے، ہیلتھ منسٹر صاحبہ اس پر حکومتی مؤقف پیش کریں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

پولیو کی روک تھام کے لئے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد)
جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ بات درست ہے کہ ہمارے ملک میں پولیو کے خاتمے کی مہمات 1994 سے لے کر اب تک جاری ہیں اور پوری دنیا میں صرف تین ممالک باقی رہ گئے ہیں جن میں پولیو کا خاتمہ ابھی باقی ہے جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے ملک میں پشاور، کوئٹہ اور کراچی میں چند جگہوں پر ایسے وائرس کی گردش اور پھیلنے کا عمل ابھی تک جاری ہے جس کے خلاف NEAPیعنی National Emergency Action Planکی حکمت عملی کے تحت خاص پولیو مہمات زور وشور سے جاری ہیں۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا پولیو وائرس کی گردش اور منتقلی کی وجہ سے پنجاب کے مختلف شہر اور ہائی ویز علاقے بھی محفوظ نہیں رہتے۔ ہم بار بار مسلسل ماحولیات کے نمونے لے رہے ہیں اور رپورٹیں بھی جاری کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ بات قابل ذکر ہے کہ مختلف وجوہات کی بناء پر افراد کی ایک بڑی تعداد کا دوسرے صوبوں سے پنجاب کے مختلف شہروں میں مسلسل آنا جانا رہتا ہے، خاص طور پر موسمیات اور روزگار کی وجہ سے ہجرت کرنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد لاہور اور راولپنڈی کے شہروں میں آباد ہوئی ہے۔ یہ تمام آبادی پولیو وائرس کی منتقلی کے لحاظ سے high risk تصور کی جاتی ہے۔ محکمہ صحت پنجاب high risk آبادی کے ٹارگٹ بچوں کی پولیو ویکسینیشن کا خاطر خواہ بندوبست کرتی ہے جس میں معمول کی حکمت عملی کے علاوہ دوسرے صوبوں کے ساتھ مستقل گزرگاہوں پر بھی ٹارگٹ بچوں کی پولیو ویکسینیشن کی کارروائی شامل ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ صحت حکومت پنجاب کی انہی انتھک کوششوں کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں پولیو کیسز کی تعداد پورے ملک اور دوسرے صوبوں کی نسبت بہت کم رہی ہے۔ اس طرح پنجاب میں صورتحال مایوس کن نہیں ہے۔ سال 2016 اور 2018 کے دوران پنجاب سے کوئی پولیو وائرس کا کیس سامنے نہیں آیا جبکہ سال 2017 کے دوران ایک پولیو کیس رپورٹ

ہوا اور 2019 میں بھی ایک پولیو کیس رپورٹ ہوا ہے۔ پولیو مہمات میں کچھ بچے پولیو کے قطرے پینے سے رہ جاتے ہیں جس کی وجہ سے اب تک پولیو کا مرض ختم نہیں ہو سکا، نیشنل ایمرجنسی ایکشن پلان کے تحت پولیو کے موذی مرض کے خاتمہ کے لئے ہماری کوشش جاری ہے جس میں ہمارے ہر مکتب فکر اور معاون اداروں کی مدد، حمایت اور معاونت شامل ہونا ضروری ہے۔ آبادی کے high risk groups مہمان بچے انکاری اور رہ جانے والے ٹارگٹ بچے ہمارے خاص ہدف میں ہیں، ہمارا عزم یہ ہے کہ ہم پولیو کے خلاف اپنی ویکسینیشن، حکمت عملی اور ثابت قدمی برقرار رکھیں۔ انشاء اللہ ہماری کوشش رنگ لائے گی اور پاکستان جلد پولیو وائرس سے free ہو جائے گا چونکہ already اس پر کام ہو رہا ہے لہٰذا میں اس قرارداد کی مخالفت کرتی ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Let me put it to the House now

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور سمیت آٹھ شہروں میں پولیو کے وائرس کی تصدیق ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو کا مرض ابھی تک ختم نہیں کیا جا سکا۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انسداد پولیو کے لئے فوری سنجیدہ اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نویں زیر التواء قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ وزیر زراعت اس پر حکومتی مؤقف پیش کریں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ قرارداد ابھی میرے پاس نہیں پہنچی لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس قرارداد کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں وزیر صنعت بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

معاشی ترقی کے لئے زرعی اور
صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دینے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔"

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ہم زراعت کو انتہائی اہمیت دے رہے ہیں اور اسی طرح انڈسٹری کو بھی اہمیت دے رہے ہیں اور یہ پہلی بار ہو رہا ہے کہ اس ملک میں نئی ایگریکلچر پالیسی آ رہی ہے اور نئی انڈسٹریل پالیسی بھی آ رہی ہے۔ اس کا بنیادی عنصر یہی ہے کہ ہم نے کسان کے مفاد کو ترجیح دینی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ جب یہ دونوں پالیسیاں آئیں گی تو اس سے ہمارے ملک میں ایگریکلچر کو فروغ حاصل ہو گا۔ ہم زراعت کو ignore نہیں کر رہے ہیں بلکہ زراعت کی بہتری کے لئے جو بھی ممکنہ اقدامات ہو سکے انشاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ اٹھائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس قرارداد کی مخالفت کر رہے ہیں یا حمایت کر رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تو گورنمنٹ کی پالیسی میں شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون اس قرارداد کی favour کر رہے ہیں۔

Now, I put it to the House

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کے لئے زرعی اور صنعتی شعبے کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جائیں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دسویں زیر التواء قرارداد محترمہ فرح آغا کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔ وزیر امور نوجواناں و کھیلیں نے اس پر حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر امور نوجواناں و کھیلیں (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے لیکن میں اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے قومی کھیل ہاکی کو زوال سے نکالنے کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جائے اور ہاکی کے قومی و بین الاقوامی مقابلوں کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام قومی کھیل کی جانب راغب ہوں۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: گیارہویں زیر التواء قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔وہ اسے پیش کریں۔جناب محمد منیب سلطان چیمہ !۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔بارہویں زیر التواء قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔یہ قرار داد پیش ہو چکی اور اس پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشل ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے اپنا مؤقف پیش کرنا ہے۔

پولیو سے بچاؤ کے لئے آگاہی مہم چلانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس سے پہلے بھی ایک ایسی ہی قرار داد کے سلسلے تفصیلی جواب دے چکی ہوں۔ اس کا وہی جواب ہے کہ We are already working on it. ایک باقاعدہ پوری مہم شروع ہو چکی ہے۔

If you want me to read it all over again, I can read it. Already a huge polio vaccination campaign is going on. There is also an awareness campaign going on. The area which was involved around the outfall drain of the catchment area has gone through a polio vaccination once again.

یعنی اس حوالے سے پہلے ہی کام ہو رہا ہے تو میں اس قراراد کو oppose کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان آٹھ سال بعد صوبائی دارالحکومت میں پولیو کا کیس سامنے آنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔لاہور، کراچی سمیت پاکستان کے دس بڑے شہروں میں گٹر کے پانی میں پولیو وائرس کا انکشاف ہوا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پولیو سے بچاؤ کے لئے ملک بھر میں آگاہی مہم چلائی جائے نیز تمام متعلقہ محکموں کو اس بیماری کے خاتمے کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی ہدایت کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جب کوئی قرارداد oppose ہو جاتی ہے تو جس نے وہ قرار داد move کی ہوتی ہے اس کو یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اپنی قرار داد کے حق میں بات کر سکے۔ میرا خیال ہے کہ پہلے یہ practice رہی ہے اگر ایسا نہیں تو مجھے اس کی وضاحت فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد جناب منیب الحق کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔ کیا جناب منیب الحق تشریف فرما ہیں؟ موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

کھیت مزدوروں کے لئے بجٹ میں کثیر رقم مختص کرنے کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔"

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں اس قرار داد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر پبلک پراسیکیوشن نے اس قرار داد کو oppose کر دیا ہے۔ محترمہ نیلم حیات ملک! کیا آپ اس پر بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اس قرار داد کو کیوں oppose کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی قرارداد کے حق میں بات کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں home based working women کے لئے کام کرتی ہوں اور مجھے ان کے گھروں کے حالات معلوم ہیں۔ ان کی ساری آمدنی middleman کو چلی جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کو بھی لیبر قوانین کے مطابق حقوق ملنے چاہئیں۔ خصوصی طور پر گھر مزدور خواتین اور گھر مزدور مردوں کو لیبر قوانین کے تحت تمام حقوق ملنے چاہئیں لہٰذا میری ایوان سے استدعا ہے کہ اس قرار داد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھیت مزدور مرد و خواتین کے لئے آئندہ مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں ایک کثیر رقم مختص کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! مجھے بھی اپنی قرار داد کے حق میں بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے تھا۔ I think it is totally unfair. اگر حکومتی بنچز سے تعلق رکھنے والی معزز ممبر کو موقع دیا گیا ہے تو پھر مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ The norms has to be followed.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کی قرارداد پر ووٹنگ ہوئی اور وہ نامنظور ہو چکی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! بے شک میری قرارداد نامنظور ہو چکی ہے لیکن اگر ہماری قرارداد opposeہوتی ہے تو We should get a chance to speak also.

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ You speak for one minute.

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! last Tuesdayآپ اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ اُس دن یہ کہا گیا تھا کہ اس قرار داد کو opposeنہیں کیا جاتا۔ جب وزیر صحت آئیں گی تو وہ اس قرار داد کو supportکریں گی۔ اُس وقت وزیر قانون بھی ایوان میں موجود تھے۔ میں نے یہ point raiseکیا تھا کہ:

> The Islamabad Compulsory Vaccination and Protection of Health Workers Bill was passed in the Senate and likewise legislation should be brought in the Punjab Assembly. NADRA has already taken many steps for awareness campaign of Polio.

جناب سپیکر! ہمیں نادرا اور یونین کونسلوں کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ birthسرٹیفکیٹ صرف اس صورت میں جاری کریں جب انہیں polio vaccinationکا سرٹیفکیٹ مہیا کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمیں اس بات کی یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ This should be considered. یہ بات درست ہے کہ پولیو کے حوالے سے بہت کام ہو رہا ہے اور اس کی awareness campaignپر بھی کام ہو رہا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایسی قانون سازی کی جانی چاہئے کہ نادرا اُس وقت birthسرٹیفکیٹ جاری کرے جب ان کو vaccinationسرٹیفکیٹ مہیا کیا جائے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی والے کہتے ہیں کہ ہم ایک نیا پاکستان لے کر آرہے ہیں تو پھر وہ اس قرار داد کی مخالفت کیوں کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا point of view آ گیا ہے لہٰذا اب تشریف رکھیں۔ تیسری قرارداد جناب صہیب احمد ملک کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے اس قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں چاہوں گا کہ اس کو slightly amend کر لیا جائے۔ اس کے لئے فنڈز ہائی کورٹ نے فراہم کرنے ہیں لہٰذا اس قرارداد میں اگر یہ الفاظ شامل کر لئے جائیں کہ "یہ معزز ایوان ہائی کورٹ سے اس بات کی سفارش کرے" تو پھر میں اس کو oppose نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! کیا اس قرارداد کو amend کر لیا جائے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے فرمایا ہے اس قرارداد کو amend کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان تحصیل بھیرہ میں ججز کی تعیناتی کو خوش آئند قرار دیتا ہے اور ہائی کورٹ سے سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جوڈیشل کمپلیکس اور جوڈیشل کالونی تعمیر کرنے کے لئے فی الفور اقدامات اُٹھائے جائیں۔"

(ترمیم شُدہ قرارداد منظور ہوئی)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں ہاؤس کے تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ public at large کا کام تھا اس پر بڑا اچھا gesture گیا ہے اور میں وزیر موصوف کا بھی مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ چوتھی قرارداد محترمہ کنول پرویز چودھری کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پالیسی بنانے کا مطالبہ

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس قرارداد کو اس لئے oppose کیا ہے کہ یہ idea تو بہت اچھا ہے لیکن وزیر اعلیٰ اس پر already in principle approval دے چکے ہیں، کیبنٹ سے بھی اس کی approval ہو چکی ہے اور اب Rules of Business میں ترمیم ہو رہی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں تک ہو جائے گی اور وہ ہم ایوان میں لے آئیں گے تو میں نے اس قرارداد کو oppose اس لئے کیا ہے کہ گورنمنٹ نے already اس کا نوٹس لیا ہوا ہے اور یہ process چل رہا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت اچھی بات ہے کہ اگر یہ معاملہ گورنمنٹ کی priority پر ہے تو بہت اچھی بات ہے لیکن اس ایوان سے نکلی ہوئی آواز اپنا ایک وزن رکھتی ہے تو مانا کہ وزیر اعلیٰ اس پر اچھا اقدام کر رہے ہیں لیکن اس ایوان سے اس قرارداد کو approve ہونا چاہئے کہ ایوان کے تمام ممبران بچوں کے حوالے سے یہ سوچ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ اگر آپ پچھلے کچھ عرصہ میں دیکھ لیں تو بچوں کے ساتھ جنسی جرائم سے لے کر ذہنی اذیت اور اُن کے ساتھ جسمانی تشدد معمول بنتا جا رہا ہے۔ آئے دن کسی نہ کسی علاقے سے یہ خبر آتی ہے کہ کوئی بچہ یا بچی زیادتی کا شکار ہو گئی یا اگر کوئی بچی گھریلو ملازمہ تھی تو اُسے تشدد کا نشانہ بنا دیا گیا تو اس معزز ایوان سے میری درخواست ہو گی کہ ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم سب مل کر کم از کم اس قرارداد کو ضرور accept کریں تاکہ دنیا کے سامنے ہماری طرف سے ایک اچھا message جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس قرارداد کو opposeاس لئے کیا ہے کہ یہ کام گورنمنٹ already کر چکی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر محترمہ کی آواز بھی آ گئی ہے کیونکہ محترمہ نے اس مسئلہ کو ایوان میں اُٹھایا ہے تو مہربانی کر کے محترمہ اس قرارداد کو مزید pressنہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبے میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے اور اس پر سختی سے عملدرآمد کروا کر مستقبل کے معماروں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک اہم ترین معاملہ ہے جس پر پنجاب حکومت کی فوری توجہ چاہئے کہ پچھلے تین ہفتے سے پنجاب ریونیو اتھارٹی کا اربوں روپیہ ٹیکس پاکستان ریونیو اتھارٹی پورٹل میں جمع ہو رہا ہے۔ جو کمپنیز اور فرمز پنجاب ریونیو اتھارٹی سے رجسٹرڈ ہیں جب وہ اپنا ٹیکس پورٹل پر ڈالتے ہیں کہ ہم نے یہ ٹیکس دے دیا ہے تو وہ GST میں جمع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ ایک دن کے closing ledger پر فنانس منسٹری میں alarm بجنا چاہئے تھا کہ یہ ٹیکس کہاں جا رہا ہے؟ میں اس پر اور آسان بتاتا ہوں کہ فرض کریں اگر آج اُس کی انکم سو روپے ہے اور کل کو وہ انکم دس روپے رہ گئی ہے تو یہ اُسی وقت alarm بجنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا سارا ٹیکس GST میں جا رہا ہے اور پنجاب کا ٹیکس کل کو claim نہیں ہو گا کیونکہ میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ میں اس بات پر حیران ہوں کہ یہ ہو کیا رہا ہے کل کو یہ deficit آئے گا اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟

جناب سپیکر! میں بحیثیت ممبر حزب اختلاف یہ بات کہنا چاہتا ہوں لیکن منسٹری میں اچھے اور قابل لوگ بھی موجود ہیں یہ پوچھیں تو سہی کہ یہ ٹیکس جا کہاں رہا ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ بارہ کروڑ عوام کا ہاؤس ہے آپ خود دیکھیں کہ ٹیلی ویژن پر اس ایوان کی کارروائی کی جو coverage آتی ہے اُس میں سمجھ نہیں آتی کہ کون کہاں بیٹھا ہے اور کون بول رہا ہے؟

جناب سپیکر! میرا مطلب ہے کہ اُس کی اتنی poor performance ہے۔ خدارا دوسرے چینلز کو اندر آنے دیں۔ آپ سندھ اسمبلی کی کارروائی دیکھیں اور پنجاب اسمبلی کی کارروائی دیکھیں آپ کو سب پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر عوام کے مفاد یا حکومت کے مفاد میں جو بات کہی جاتی ہے اُس کی coverage نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ کا point of view آ چکا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ ایک اہم بات ہے اس پر گورنمنٹ کی طرف سے مؤقف آنا چاہئے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! کل وزیر خزانہ یہاں تشریف فرما تھے تو کل یہ باتیں اُٹھائی جانی چاہئیں تھیں۔ میرا خیال ہے کہ کل شاید شیخ علاؤالدین تشریف نہیں لائے تھے۔ اگر مناسب موقع پر بات کی ہوتی ہے تو وہ cater ہو جاتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر موصوف کی بات پر ذرا غور کریں وہ کہتے ہیں کہ آج یہ بات کرنے کا موقع نہیں ہے کیا آج اجلاس نہیں چل رہا؟ میں نے یہ بات کسی فائیو سٹار ہوٹل میں بیٹھ کر کر دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ نے اسمبلی میں ہی بات کی ہے لیکن آج Private Members Day ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ممبر موصوف اتنے غصے میں بات کرتے ہیں کہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کیا فرما رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے کہا ہے کہ یہ مناسب موقع نہیں ہے۔ میں نے کہا ہے کہ اگر آپ کل تشریف لاتے تو یہ بات کرنے کا موقع محل تھا میں نے یہ نہیں کہا کہ آج یہ بات کرنے کا موقع نہیں ہے۔ جب ٹرین گزر جاتی ہے ممبر موصوف تب تشریف لاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤالدین! تشریف رکھیں۔ فنانس منسٹر جب ہاؤس میں آئیں گے تو اس پر respond کریں گے۔ جی، جناب محمد ارشد ملک ایم پی اے، جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم)، ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم)، ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم)، ایم پی اے کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرک قرارداد پیش کریں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

سابق وزیر جناب محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) ایم پی اے ساہیوال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم 1937 کو جالندھر انڈیا میں ایک سیاسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم پہلی مرتبہ 1968 میں یونین کونسل کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔ مرحوم پنجاب اسمبلی میں پہلی مرتبہ 1971 میں ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم سات مرتبہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1985، 1988، 1990، 1997، 2002 اور 2013 کی اسمبلی میں منتخب ہو کر 2018 تک ممبر پنجاب اسمبلی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین تھے اور وہ متعدد بار صوبائی کابینہ کا حصہ رہے جن میں متعدد محکموں کے

قلمدان ان کے پاس رہے۔ مرحوم سینئر صوبائی وزیر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی اور جمہوری اقدار پر یقین کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیماری کے آخری ایام میں بھی اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے رہے تھے۔

یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) ایم پی اے ساہیوال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم 1937 کو جالندھر انڈیا میں ایک سیاسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم پہلی مرتبہ 1968 میں یونین کونسل کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔ مرحوم پنجاب اسمبلی میں پہلی مرتبہ 1971 میں ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم سات مرتبہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1985، 1988، 1990، 1997، 2002 اور 2013 کی اسمبلی میں منتخب ہو کر 2018 تک ممبر پنجاب اسمبلی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین

تھے اور وہ متعدد بار صوبائی کابینہ کا حصہ رہے جن میں متعدد محکموں کے قلمدان ان کے پاس رہے۔ مرحوم سینئر صوبائی وزیر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی اور جمہوری اقدار پر یقین کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیماری کے آخری ایام میں بھی اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے رہے تھے۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان محمد ارشد خان لودھی (مرحوم) ایم پی اے ساہیوال کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم 1937 کو جالندھر انڈیا میں ایک سیاسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ مرحوم طالب علمی کے زمانے سے ہی سیاست میں حصہ لیتے تھے۔ مرحوم پہلی مرتبہ 1968 میں یونین کونسل کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔ مرحوم پنجاب اسمبلی میں پہلی مرتبہ 1971 میں ممبر منتخب ہوئے۔ مرحوم سات مرتبہ پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں 1985، 1988، 1990، 1997، 2002 اور 2013 کی اسمبلی میں منتخب ہو کر 2018 تک ممبر پنجاب اسمبلی رہے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس انسان، مخلص اور تجربہ کار پارلیمنٹیرین

تھے اور وہ متعدد بار صوبائی کابینہ کا حصہ رہے جن میں متعدد محکموں کے قلمدان ان کے پاس رہے۔ مرحوم سینئر صوبائی وزیر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست جمہوری اقدار اور خدمت خلق پر یقین رکھتے تھے۔ مرحوم اپنے علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اس ایوان میں ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کی پنجاب اسمبلی کے ایوان سے وابستگی اور جمہوری اقدار پر یقین کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی بیماری کے آخری ایام میں بھی اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے رہے تھے۔

یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نوید اسلم خان لودھی!

جناب نوید اسلم خان لودھی: جناب سپیکر! میں آپ کا، سپیکر صاحب، منسٹر صاحبان اور اس ہاؤس کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! یہ ایوان جو پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ایوان جو پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کی فلاح کے لئے یہاں پر قانون سازی کرتا ہے۔ کل یہاں پر بلکہ پچھلے سات ماہ سے ہمارے اپوزیشن کے دوست جب بھی اس ایوان کو رونق بخشتے ہیں، تشریف

لاتے ہیں تو وہ عوام کے حقوق کی بات کے لئے کبھی کھڑے نہیں ہوتے۔ یہ جب بھی بات کرتے ہیں تو لیڈران کی بیماری کی بات کرتے ہیں اور ان کی گرفتاریوں کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے پنجاب کے ایوان میں آکر عوام کی بات کب کی ہے جن کا یہ ووٹ لے کر یہاں آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا یہ ہے کہ انہوں نے کل جو جملہ بولا کہ "یہ کلاس جو یہاں پر آ گئی ہے" یہ کلاس قانون سازی کرنے والوں کی کلاس ہے۔ یہ کلاس انصاف دلانے والوں کی کلاس ہے۔ یہ کلاس پنجاب کے عوام کی منتخب کردہ کلاس ہے۔

جناب سپیکر! اس جملے پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نہ صرف معافی مانگیں بلکہ ہمارا مطالبہ ہے کہ پنجاب کے بارہ کروڑ عوام کا وقت یہاں پر ضائع کرتے ہیں اس پر یہ پنجاب کے بارہ کروڑ عوام سے بھی معافی مانگیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد کو سزا دے دیں۔ ہم بالکل خاتون ممبر کے ساتھ ہیں جو وہ کہہ رہی ہیں۔ Shad sahib will be punished ان کو پانچ منٹ کے لئے ہاؤس سے باہر نکالیں۔ انہوں نے کیسے ان کو یہ کہہ دیا۔ آپ فیصلہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد احمد خان! تشریف رکھیں۔ Order in the House

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اور محترمہ سیمابیہ طاہر ایم پی ایز پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پڑھیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد معذرت کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! انہیں خاموش کرالیں۔ میں نے شاید اسی وجہ سے کل کچھ بولا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل جب یہ معاملات چل رہے تھے اور معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے جو فرمایا اس کے بعد دونوں اطراف سے نعرے بازی شروع ہوگئی تو کل اپوزیشن کی طرف سے یہ نعرہ لگایا گیا تھا کہ: "شاد تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔" آمین

صرف اتنی بات تھی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نے ویسے بھی آج red colour کی انقلابی ٹائی پہنی ہوئی ہے تو انقلاب آچکا ہے۔ آپ سب لوگ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اختلاف کی طرف سے
"شاد تیرے خون سے انقلاب آئے گا" کی نعرے بازی)

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم ایسا انقلاب نہیں چاہتے جو جناب محمد وارث شاد کے خون سے آئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ معزز ممبر جناب وارث شاد ہمارے نہایت معزز ممبر ہیں لہٰذا ہم ان کو قربان بھی نہیں کرنا چاہتے تو میری معزز خواتین سے یہ گزارش ہے کہ جو جناب محمد وارث شاد کے خون سے انقلاب آنا ہے وہ انقلاب نہیں بلکہ کوئی اور ہی بلا ہو گی اس لئے میں ان سے request کرتا ہوں کہ ان کو معاف کر دیں اور ایسے انقلاب سے اس قوم اور صوبے کو بچائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کی آنکھوں میں پڑھا ہے وہ کہتے ہیں کہ جس بنیاد پر میرے خون سے انقلاب آنا ہے میں اپنے مؤقف پر پھر بھی قائم ہوں۔

اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو شاد گو" کی نعرے بازی)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں ان کی باتوں پر صبر کر رہا ہوں لیکن اِن کو پتا نہیں کہ سیاست کیا ہوتی ہے۔ آپ ان کے الفاظ حذف کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فضائیہ کے ہیروز کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکواڈرن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو بھارتی طیارے مار گرانے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بھارتی ائرفورس کے طیارے مار گرانے والے پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکواڈرن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے ان قومی ہیروز نے پوری پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جذبہ شہادت سے سرشار ان جیسے جانباز اور دلیر قومی ہیروز کی وجہ سے ساری قوم رات کو بے خوفی کی نیند سوتی ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان دونوں ہیروز کو اعلیٰ فوجی اعزاز سے نوازا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بھارتی ائرفورس کے طیارے مار گرانے والے پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکوارڈن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے ان قومی ہیروز نے پوری پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جذبہ شہادت سے سرشار ان جیسے جانباز اور دلیر قومی ہیروز کی وجہ سے ساری قوم رات کو بے خوفی کی نیند سوتی ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان دونوں ہیروز کو اعلیٰ فوجی اعزاز سے نوازا جائے۔"

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"شاد تیرے خون سے انقلاب آئے گا" کی نعرے بازی کی گئی)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب اتنے اہم عوامی issue پر بات ہو رہی تھی تو اس وقت محترمہ کیا کر رہی تھیں وہ آپ دیکھ لیجئے؟ میری گزارش ہے کہ آپ سوال put کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان بھارتی ائرفورس کے طیارے مار گرانے والے پاک فضائیہ کے ونگ کمانڈر جناب منان علی خان اور سکوارڈن لیڈر جناب محمد حسن صدیقی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے ان قومی ہیروز نے پوری پاکستانی قوم اور افواج پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے جذبہ شہادت سے سرشار ان جیسے جانباز اور دلیر قومی ہیروز کی وجہ سے ساری قوم رات کو بے خوفی کی نیند سوتی ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان دونوں ہیروز کو اعلیٰ فوجی اعزاز سے نوازا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ انڈیا میں ہونے والا انڈیا اور آسٹریلیا کرکٹ میچ جس میں انڈین کرکٹ پلیئرز فوجی ٹوپیاں پہن کر میدان میں ایسے آئے کہ جیسے وہ دوبارہ پاکستان پر surgical strike کریں گے لیکن Pakistan origin کے پلیئر عثمان خواجہ نے سنچری سکور کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اور وہ Man of the match قرار پائے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، وہ Man of the match ہوئے، انہوں نے انڈیا پر ہی surgical strike کر دی اور انڈیا کو شکست فاش ہوئی تو میں گورنمنٹ سے یہ request کرتی ہوں کہ جو پریشر گورنمنٹ آئی سی سی اور انڈیا کرکٹ ٹیم پر ڈال رہی ہے اس کو continue رکھیں۔

Mr Speaker! I think Indian cricket team and its players are not above international law.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے کوئی قرارداد لے آئیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے قرارداد دی ہوئی ہے۔ انڈین کرکٹ ٹیم کو ورلڈ کپ کھیلنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے اور ہماری گورنمنٹ جو بھی اس حوالے سے پریشر ڈال رہی ہے وہ اسے continue رکھے اور آئی سی سی کو چاہئے کہ وہ international law کو follow کرتے ہوئے انڈین کرکٹ ٹیم کو ورلڈ کپ سے باہر کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر کوئی قرارداد لے آئیں تو ہم اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیتے ہیں۔

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر19/87جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

پتنگ بازی پر پابندی پر سختی سے عملدرآمد کرنے کا مطالبہ

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پابندی کے باوجود صوبہ کے مختلف شہروں میں پتنگ بازی جاری ہے۔ آئے روز ڈور کی زد میں آکر بچے اور نوجوان ہلاک اور زخمی ہو رہے ہیں۔ حکومت عوام الناس کے تحفظ کے لئے پتنگ بازی پر پابندی پر سختی سے عمل کرائے اور خلاف ورزی پر سخت سزا ہونی چاہئے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد عبداللہ وڑائچ! آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! بات یہی ہے جو میں نے ابھی request کی ہے کہ پتنگ بازی سے نقصان کے علاوہ بچوں کا وقت بھی ضائع ہو رہا ہے اور پڑھائی کی بجائے بچے پتنگ بازی اور دوسرے کاموں میں مشغول ہو رہے ہیں۔ اگر پتنگ بازی پر پابندی کو enforce کیا جائے تو یہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک بہت اچھا اقدام ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس مسئلے کی طرف چودھری صاحب نے نشاندہی فرمائی ہے یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ میں صرف ان کی اطلاع کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پتنگ بازی پر already پابندی ہے۔ جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ اس پر مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے اور مؤثر طریقے سے اس قانون پر عملدرآمد کروایا جائے تو میں یہاں پر یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ابھی حال ہی میں ہمیں جو figures ملی تھیں اس کے مطابق سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جن کے خلاف کارروائی کی گئی

ہے اور لاکھوں روپے مالیت کی ڈور اور پتنگوں کو confiscate کیا گیا ہے اور باقاعدہ طور پر پولیس کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جہاں کہیں بھی وہ پتنگ بازی ہوتی دیکھیں یا ڈور اور پتنگ فروخت کرنے والوں کو دیکھیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں مزید موئثر طور پر اقدامات کئے جائیں گے کیونکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور یہ انسانی جانوں سے متعلق ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ حکومت اس پر کارروائی کرے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب موصول ہوگیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 97/19 محترمہ شازیہ عابد کا ہے جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

جام پور کے علاقے گوپانگ کالونی میں سیوریج سسٹم کی عدم موجودگی

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ جام پور کے پسماندہ ترین علاقے گوپانگ کالونی جو کہ دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے گلیوں میں سیوریج کا پانی جمع ہے جس کے تعفن سے رہائشی مختلف موذی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ بات کرلیں لیکن اس سے متعلقہ منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس سے متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending فرما دیں کیونکہ میں ان کی موجودگی میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! چلیں، ٹھیک ہے۔ اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اجلاس مورخہ 13-مارچ 2019 بروز بدھ صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔